کونسی جرابوں پر مسح ہو سکتا ہے؟
ایک حدیث پاک کی شرح

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: OKR-0192 تاریخ: 01-01-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ترمذی شریف کی حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عمل موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جرابوں پر مسح فرمایا ہے۔ چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث پاک ذکر فرماتے ہیں: "عن المغیرة بن شعبة، قال: توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین۔ هذا حدیث حسن صحیح" جب حدیث پاک میں جرابوں پر مسح کا جواز موجود ہے اور حدیث بھی حسن صحیح ہے، تو پھر ہم جرابوں (یعنی کپڑے کی جرابیں جن پر اوپر نیچے کہیں بھی چمڑا موجود نہ ہو) پر مسح کرنے کو ناجائز کیوں سمجھتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایة الحق والصواب

جرابیں دو طرح کی ہیں۔ ایک وہ جو موزوں کے قائم مقام ہوں۔ دوسری وہ جو موزوں کے قائم مقام نہ ہوں۔ موزوں کے قائم مقام جرابیں وہ ہیں **جو یا تو مُجلَّد (اوپر اور نیچے چمڑے والی) ہوں یا منعَّل (صرف نیچے چمڑا ہو) یا پھر ثخین یعنی اتنی موٹی ہوں جس سے پانی فوراً جرابوں میں نفوذ نہ کرے، خود ہی پنڈلی پر رکی رہیں اور جوتے کے بغیر ان کے ساتھ مسلسل چلنا پھرنا، ممکن ہو۔** ایسی جرابوں پر مسح کرنا، احناف کے نزدیک بھی جائز ہے کہ موزوں کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے موزوں پر مسح والی دلیل ہی ان پر مسح کی دلیل بنے گی، ان جرابوں پر مسح کے جواز کا تفصیلی فتوی دعوت اسلامی کے دارالافتاء اہلسنت سے جاری ہو چکا ہے، جس کا لنک اس فتوے کے آخر میں موجود ہے۔ دوسری قسم کی جرابیں جو

موزوں کے قائم مقام نہ ہوں، جیسے ہمارے ہاں مارکیٹ میں ملنے والی عام جرابیں، ان پر مسح کرنا، جائز نہیں ہے کہ مذکورہ حدیث سے ایسی جرابوں پر مسح کا جواز ثابت نہیں ہوتا، لہذا قرآن پاک کا جو پاؤں دھونے کا حکم ہے وہ برقرار رہے گا۔

سوال میں مذکور حدیث سے مارکیٹ میں ملنے والی عام جرابوں پر مسح کا جواز ثابت نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

اولا: اس حدیث کی تصحیح وتضعیف میں اختلاف ہے، اس حدیث کو صحیح قرار دینے والے ائمہ بھی موجود ہیں اور اس حدیث کو ضعیف قرار دینے والے بھی بڑے بڑے محدثین ائمہ ہیں، جنہوں نے اس حدیث کو قابلِ حجت و قابلِ عمل نہیں ٹھہرایا، اوراس حدیث کی وجہ سے قرآن کے حکم کو چھوڑنے پر متفق نہیں ہوئے۔

ثانیا: اگر اس حدیث کو قابلِ حجت مان بھی لیں، تو اس حدیث میں جرابوں سے مراد وہ جرابیں ہوں گی جو موزوں کے قائم مقام ہیں کہ خود امام ترمذی رحمہ اللہ کے الفاظ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے، اور دیگر جلیل القدر ائمہ ومحدثین نے بھی جہاں صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے جرابوں پر مسح کا ذکر فرمایا، وہاں اسی پر ہی محمول کیا کہ یہ جرابیں ثخین ہوں یعنی جو موزوں کے قائم مقام ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔

سوال میں مذکور حدیث کی تصحیح وتضعیف میں اختلاف:

اس حدیث کے تحت ابو عبد اللہ، علاء الدین مغلطائی مصری حنفی رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ کی شرح میں فرماتے ہیں:" هذا حديث اختلف في تصحيحه وتضعيفه، فمن المصححين له أبو حاتم البستي، فذكره فى كتابه: الصحيح، وأبو عيسى الترمذي بقوله: هو حسن صحيح، وذكره ابن حزم مصححا له ومحتجا به،وكذلك أبو الفرج فى كتاب التحقيق، وقال الطوسى فى أحكامه: يقال هذا حديث حسن صحيح. ومن المضعفين أبو داود فانه قال: أبو روايته، وكان عبد الرحمن بن مهدى لا يحدث بهذا الحديث لا المعروف عن المغيرة أن النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين وليس

بالمتصل ولا بالقوی ۔۔۔وقال عبد اللہ بن أحمد بن حنبل: حدث أبی بهذا الحدیث فقال: لیس یروی الا من حدیث أبی قیس وأبی عبد الرحمن بن مهدی أن یحدث به یقول هذا حدیث منکر. وقال مهنأ: سألت أحمد عن حدیث سفیان عن أبی قیس عبد الرحمن بن مروان عن هزیل، فقال: أحادیث أبی قیس لیست صحیحة المعروف عن المغیرة أن النبی صلی اللہ علیه وسلم مسح علی الخفین "ترجمہ: اس حدیث کی تصحیح وتضعیف میں اختلاف کیا گیا ہے، تصحیح کرنے والوں میں امام ابو حاتم بستی (امام ابن حبان رحمہ اللہ)ہیں، انہوں نے اپنی کتاب "الصحیح" میں اسے ذکر کیا، امام ابو عیسی ترمذی ہیں جنہوں نے اسے حسن صحیح فرمایا۔ ابن حزم نے بھی اس کی تصحیح کی اور اس سے استدلال کیا، اسی طرح امام ابو الفرج (علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ) نے اپنی کتاب "التحقیق" میں اس کی تصحیح کی اور استدلال کیا۔ طوسی نے احکام میں کہا: کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کی تضعیف کرنے والوں میں امام ابو داؤد ہیں، انہوں نے فرمایا: عبد الرحمن بن مہدی نہ تو اس حدیث کو روایت کرتے تھے، اور نہ ہی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے معروف روایت کو جو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ نیز جرابوں پر مسح کی روایت متصل بھی نہیں ہے اور قوی بھی نہیں ہے۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے فرمایا کہ میرے والد صاحب (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کو یہ حدیث بیان کی گئی، تو آپ نے فرمایا کہ یہ صرف ابو قیس سے ہی روایت کی جاتی ہے، اور عبد الرحمن بن مہدی نے اس حدیث کو روایت کرنے سے انکار فرمایا، فرماتے تھے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ حضرت مہنا رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے "سفیان عن ابی قیس عبد الرحمن بن مروان عن هزیل" کی سند سے روایت حدیث کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ابو قیس کی احادیث صحیح نہیں ہیں، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے معروف روایت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

(الاعلام بسنته علیه الصلاۃ والسلام، جلد 2، صفحہ 659، مطبوعہ ریاض)

نصب الرایہ اور فتح القدیر میں ہے:" (النظم لنصب الرایه) وقال النسائی فی سننه الکبری: لا نعلم أحدا تابع أبا قیس علی هذه الروایة، والصحیح عن المغیرة أنه علیه السلام مسح علی الخفین،

انتھی۔۔۔۔۔ وذکر البیھقی حدیث المغیرة ھذا، وقال: انه حدیث منکر، ضعفه سفیان الثوری وعبدالرحمن بن مھدی وأحمد بن حنبل، ویحیی بن معین وعلی بن المدینی، ومسلم بن الحجاج، والمعروف عن المغیرة حدیث المسح علی الخفین، ویروی عن جماعة أنھم فعلوه، انتھی۔ قال النووی: کل واحد من ھؤلاء لو انفرد قدم علی الترمذی، مع أن الجرح مقدم علی التعدیل، قال: واتفق الحفاظ علی تضعیفه، ولا یقبل قول الترمذی: انه حسن صحیح، انتھی ”ترجمہ: امام نسائی رحمہ اللہ نے السنن الکبری میں فرمایا: ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے ابو قیس کی اس روایت میں متابعت کی ہو، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔۔۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے، اس حدیث کو حضرت سفیان ثوری، عبد الرحمن بن مھدی، امام احمد بن حنبل، امام یحیی بن معین، امام علی بن مدینی، امام مسلم بن حجاج رحمھم اللہ، ان سب نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے جو معروف روایت ہے وہ موزوں پر مسح کرنے والی ہے۔ ایک جماعت سے ایسی روایت ضرور ہے کہ انہوں نے جرابوں پر مسح کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: ان ائمہ میں سے کسی ایک کو بھی اگر لیا جائے تو اسے امام ترمذی رحمہ اللہ پر مقدم ہی کیا جائے گا، اس کے ساتھ ساتھ یہ قاعدہ بھی ہے کہ جرح، تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ حفاظ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ لہذا امام ترمذی رحمہ اللہ کا حسن صحیح والا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔ **(نصب الرایہ، جلد1، صفحہ184، مطبوعہ بیروت)**

اس حدیث کی وجہ سے قرآن پاک کے حکم کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ”قال: أبو قیس الأودی وھزیل بن شرحبیل لا یحتملان ھذا مع مخالفتھما الأجلة الذین رووا ھذا الخبر عن المغیرة فقالوا: مسح علی الخفین وقال: لا نترک ظاھر القرآن بمثل أبی قیس وھزیل“ ترجمہ: امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: ابو قیس اودی اور ہزیل بن شرحبیل، اجلہ رواۃ کی مخالفت کی وجہ سے اس حکم کو ثابت کرنے کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے۔ اجلہ راویوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا ہے۔ پھر

فرمایا: ہم ابو قیس اور ہزیل کی مثل راویوں کی وجہ سے قرآن کے ظاہر کو نہیں چھوڑیں گے۔

(السنن الکبری، جلد1، صفحہ425، مطبوعہ بیروت)

حدیث پاک کو اگر قابلِ حجت مانیں تو مراد وہ جرابیں ہیں جو موزوں کے قائم مقام ہیں:

امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد العینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فان قیل: فمن أین یشترط أن یکون مجلدا أو منعلا، والحدیث مطلق؟ قلت: الحدیث محمول علی ذلك ومراد منه ذلك، **لیکون معنی الخف** "ترجمہ: اگر کہا جائے کہ حدیث تو مطلق ہے، پھر جرابوں کے مجلد، منعل ہونے کی قید کہاں سے شرط کی گئی؟ تو میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ حدیث کو ایسی ہی جرابوں پر محمول کیا جائے گا اور حدیث سے ایسی ہی جرابیں مراد لی جائیں گی، تاکہ **یہ جرابیں، موزوں کے معنی میں ہو جائیں۔**

(شرح سنن ابی داؤد، جلد1، صفحہ213، مطبوعہ بیروت)

امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لو صح **لحمل علی الذي یمکن متابعة المشی علیه** جمعا بین الأدلة "ترجمہ: اگر جرابوں پر مسح والی روایت درست ہو، تو اسے **اسی جراب پر محمول کریں گے جس کے ساتھ مسلسل چلنا ممکن ہوتا ہے** تاکہ دلائل میں تطبیق ہو جائے۔

(المجموع شرح المهذب، جلد1، صفحہ527، مطبوعہ سعودیہ)

فتح القدیر میں ہے: "لا شك أن المسح علی الخف علی خلاف القیاس فلا یصلح إلحاق غیره به الا إذا کان بطریق الدلالة وهو أن یکون فی معناه، ومعناه الساتر لمحل الفرض الذي هو بصدد متابعة المشی فیه فی السفر وغیره۔۔۔۔فوقع عنده أن هذا المعنی لا یتحقق إلا فی المنعل من الجورب فلیکن محمل الحدیث لأنها واقعة حال لا عموم لها، هذا ان صح کما قال الترمذی فی حدیث المغیرة أنه علیه الصلاۃ والسلام توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین۔۔۔ ووقع عندهما أنه یمکن تحقیق ذلك المعنی فیه بلا نعل "ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موزے پر مسح کرنا، **خلاف قیاس ہے،** لہذا کسی بھی دوسری چیز کو موزے کے قائم مقام تب ہی کیا جا سکتا ہے جب کہ دلالت پائی جائے، وہ اس طرح کہ دوسری چیز، موزے کے معنی میں ہو۔ موزے کا معنی یہ ہے کہ سفر اور غیر سفر میں مسلسل چلنے کے باوجود وہ چیز فرض والے محل کو چھپائے رہے۔۔۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک یہ معنی صرف

منعل جراب میں متحقق ہو گا، لہذا حدیث کو اسی جراب پر محمول کیا جائے گا، کیونکہ حدیث میں ایک مرتبہ کی حالت کا بیان ہے، اس میں عموم نہیں ہے۔ یہ بھی اس وقت ہو گا جبکہ ہم امام ترمذی رحمہ اللہ کی حدیث کو صحیح مان لیں جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جرابوں اور نعلین پر مسح فرمایا۔۔۔ صاحبین کے نزدیک یہ معنی منعل جرابوں کے بغیر بھی متحقق ہو سکتا ہے۔ (فتح القدیر، جلد1، صفحہ158، مطبوعہ بیروت)

امام ترمذی رحمہ اللہ کا فرمان:

امام ترمذی رحمہ اللہ کے الفاظ سے بھی یہی ظاہر ہے کہ حدیث سے مراد موزوں کے قائم مقام جرابیں ہیں، آپ رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وهو قول غير واحد من أهل العلم، وبه يقول سفيان الثوري، وابن المبارك، والشافعي، وأحمد، وإسحاق، قالوا: **يمسح على الجوربين وان لم تكن نعلين اذا كانا ثخينين** "ترجمہ: جرابوں پر مسح کرنے کے جواز کا قول متعدد اہل علم نے کیا ہے، اور امام سفیان ثوری، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق بھی یہی فرماتے ہیں کہ جرابوں میں اگرچہ چمڑا نہ ہو تب بھی جرابوں پر مسح جائز ہے، **جبکہ وہ جرابیں ثخین یعنی موٹی ہوں۔**
(ترمذی شریف، جلد1، صفحہ122، مطبوعہ لاھور)

دیگر جلیل القدر محدثین وفقہاء کی رائے:

مرقاۃ المفاتیح میں امام ابوداؤد رحمہ اللہ کا قول اور اس کا محمل بیان کرتے ہوئے فرمایا: "قال أبو داود: ومسح على الجوربين علي، وابن مسعود، وأمامة، وسهل بن سعد، وعمرو بن حريث وروى ذلك عن عمر بن الخطاب، وابن عباس۔ **وهو أعم من أن يكونا مجلدين بأن كان الجلد أعلاهما وأسفلهما، أو منعلين بأن كان الجلد أسفلهما فقط، أو ثخينين مستمسكين على الساق في قول أبي يوسف، ومحمد، وأبي حنيفة آخرا، وعليه الفتوى** "ترجمہ: امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت امامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم اجمعین نے جرابوں پر مسح فرمایا ہے۔ یہ جرابیں عام ہیں **چاہے وہ مُجلَّد ہوں یا منعَّل یا پھر ثخین یعنی موٹی ہوں،**

صاحبین کے نزدیک اور پنڈلی پر جمی ہوئی ہوں اور یہی امام اعظم رحمہ اللہ کا آخری قول ہے، اور اسی پر فتوی ہے۔ **(مرقاۃ المفاتیح، جلد2، صفحہ208، مطبوعہ کوئٹہ)**

محدث وفقیہ امام ابن منذر رحمہ اللہ **اپنی سند سے ذکر فرماتے ہیں:** ”عن أبی حازم، قال: رأیت سهلا یمسح علی الجوربین وقال بهذا القول عطاء بن أبی رباح، والحسن، وسعید بن المسیب، کذلک قالا: **اذا کانا صفیقین** وبه قال النخعی، وسعید بن جبیر، والأعمش، وسفیان الثوری، والحسن بن صالح، وابن المبارک، وزفر، وأحمد، واسحاق“ ترجمہ: حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جرابوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا، یہی قول حضرت عطاء بن ابی رباح اور حضرت حسن اور حضرت سعید بن مسیب رحمہم اللہ کا بھی ہے، **یہ قول اس وقت ہے جبکہ جرابیں موٹی ہوں۔** اور یہی امام نخعی، حضرت سعید بن جبیر، امام اعمش، امام سفیان ثوری، امام حسن بن صالح، حضرت عبد اللہ بن مبارک، امام زفر، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ نے بھی فرمایا ہے۔
(الاوسط فی السنن والاجماع والقیاس، جلد1، صفحہ463، مطبوعہ ریاض)

امام ابن قدامہ مقدسی حنبلی رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:** ”انما یجوز المسح علی الجورب بالشرطین اللذین ذکرناهما فی الخف، أحدهما أن یکون صفیقا، لا یبدو منه شیء من القدم۔ الثانی أن یمکن متابعة المشی فیه، هذا ظاهر کلام الخرقی۔۔۔۔۔۔۔۔ ولنا: ما روی المغیرة بن شعبة، أن النبی صلی اللہ علیه وسلم مسح علی الجوربین والنعلین۔ قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح۔۔۔۔۔۔ ولأنه ساتر لمحل الفرض، یثبت فی القدم، فجاز المسح علیه، کالنعل. وقولهم: لا یمکن متابعة المشی فیه. قلنا: لا یجوز المسح علیه الا أن یکون مما یثبت بنفسه، ویمکن متابعة المشی فیه. فأما الرقیق فلیس بساتر“ ترجمہ: **جرابوں پر مسح ان دو شرائط کے ساتھ جائز ہے جو ہم نے موزے میں ذکر کی ہیں، ایک شرط یہ ہے کہ وہ جراب صفیق یعنی موٹی ہو، پاؤں میں سے کوئی چیز اس میں سے ظاہر نہ ہوتی ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس میں مسلسل چلنا ممکن ہو،** یہ امام خرقی رحمہ اللہ کے کلام کا ظاہر ہے ۔۔۔۔ ہماری دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر اور نعلین پر مسح فرمایا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔۔۔۔ نیز یہ جرابیں قدموں کے اس محل کو چھپانے والی ہیں جس کا دھونا فرض ہوتا ہے اور یہ قدموں پر جمی رہتی ہیں،

لہذا ان پر مسح بھی نعل کی طرح جائز ہے، مانعین کا یہ فرمانا کہ ان میں مسلسل چلنا پھرنا ممکن نہیں ہے تو اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ **ہم مسح اسی جراب پر جائز مانتے ہیں جو خود بخود ایڑی پر جمی رہے اور اس میں مسلسل چلنا ممکن ہو**۔ رقیق جرابیں تو قدموں کے فرض حصے کو چھپاتی ہی نہیں ہیں (تو ان پر مسح بھی جائز نہیں ہے۔)

(المغنی لابن قدامہ، جلد1، صفحہ373، مطبوعہ ریاض)

امام ابوزکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النووی الشافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب "المجموع شرح المہذب" میں فرماتے ہیں: "قد ذکرنا أن الصحیح من مذھبنا أن الجورب ان کان صفیقا یمکن متابعة المشی علیه جاز المسح علیه والا فلا" ترجمہ: ہم نے ذکر کر دیا ہے کہ ہمارا صحیح مذہب یہ ہے کہ جراب اگر دبیز یعنی موٹی ہو، اسے پہن کر مسلسل چلنا ممکن ہو تو اس پر مسح جائز ہے، ورنہ جائز نہیں ہے۔

(المجموع شرح المھذب، جلد1، صفحہ527، مطبوعہ سعودیہ)

خلاصہ کلام یہ کہ جن محدثین وفقہاء رحمھم اللہ نے سوال میں مذکور حدیث سے جرابوں پر مسح کو جائز قرار دیا ہے، انہوں نے اس سے وہی جرابیں مراد لی ہیں جو موزوں کے قائم مقام ہیں، بعض نے ان جرابوں کی تعبیر "**مجلد ومنعل**" فرما کر کی، بعض نے "**ثخین وصفیق**" سے کی، بعض نے "**مسلسل چلنا ممکن ہو**" فرما کر تعبیر بیان کی اور بعض نے پنڈلی پر جمنے کی قید بھی ذکر کی۔ احناف کا مفتٰی بہ قول بھی انہی قیودات کے ساتھ جرابوں پر مسح کے جواز کا ہے، جس کی تفصیل نیچے دیے گئے لنک پر موجود فتوی میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ لہذا سوال میں مذکور حدیث کو اگر صحیح مان لیا جائے تو یہ حدیث احناف کے مفتٰی بہ موقف کے منافی نہیں ہے۔

https://www.daruliftaahlesunnat.net/ur/waterproof-jurabon-par-masah-karne-ka-hukum

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

11 رجب المرجب 1447ھ/01 جنوری 2026ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے